سچ کا بول بالا ہو ۔ اور جھوٹے کا منہ کالا ہو
سچ کو جانو پھر سچے کو پہچانو ۔ سچ کو مانو پھر سچ ہو جانو ۔

زندگی کی بنیاد اپنے دنیاوی باپ کے بننے سے پڑتی ہے۔ اس لئے گورو صاحب نے فرمایا ہوا ہے "ہومیں دیرگھ روگ ہے۔ دارو بھی اس ما نہہ" گربھ جونی کے دیرگھ روگ کا علاج ہستی قائم کرنے میں ہی ہے۔ ہستی باپ کے بننے سے ہی قائم ہوا کرتی ہے۔ دنیاوی باپ کو چھپانے والا آج تک روحانی باپ پرماتما کا نہیں بن سکا۔ کو بننا پہلے باپ ~~یعنی ملک کا ہے~~ کا یعنی قوم کا پھر ماں کا یعنی ملک کا ہے۔ لیکن سیوا میں پہلے ملک اور بعد میں قوم ہوتی ہے۔ کیونکہ سکہ جھوٹ کا چلتا ہے۔ سیاسی باپ یعنی قوم جو کہ مقابلتاً سچ ہے۔ کی صرف عزت کا خیال رکھا ہوتا ہے۔

دیش بھگت لالہ موہن داس کرم چند گاندھی جی کی موت کا کارن فرقہ داری بتائی جاتی ہے۔ فرقہ داری کی اصل وجہ جھوٹ ہوتی ہے۔ جھوٹ کا پرچار بے حد ہوا اور اب بھی ہے۔ اس کا پتہ آپ کو ان مضامین کے پڑھنے سے لگے گا۔ کہ کونسا کونسا جھوٹ بولا گیا۔ جس سے ہمارے صوبہ کا منہ معصوم بچوں کے خون ~~سے~~ ۔ عورتوں کی بے عزتی اور دیگر کشت و خون بغیر دشمنی کے کرنے سے کالا ہو گیا۔ اس طرح اگر سچ کا پرچار ہوتا تو اپنے ہی دیش بھگت کا خون ہمارے اپنے ہاتھوں سے نہ ہوتا۔

سچ کو ظاہر کرنے میں کوتاہی کرنے والے کون ہیں۔ یا ہیں۔ اس کا پتہ آپ کو سچ جاننے سے خود بخود چل جائے گا۔ سچ یہ ہے۔ کہ ہندو سماج یا پنتھ ہے ہندو قوم نہیں۔ پرداسے کو باپ بنانا پاپ ہوتا ہے پہلے سماج کو قوم بنانا یہ بھی پاپ ہے۔ اگر یہ نسل ہے سماج نہیں یہاں بیٹے کو باپ بنایا جا رہا ہے۔ نسل پہلے سماج کی اولاد ہوتی ہے۔ سکھ، مسلم دوسرا پنتھ ہوتا ہے۔ جو کہ مذہبی پنتھ ہوتا ہے۔ اسے سکھ اور مسلم قوم بنا کر دنیاوی جماعت بنا دیا جاتا ہے۔ قوم ہندوستانی بنا کر سیاسی ماں ملک کے تو فرزند بن جاتے ہیں۔ لیکن سیاسی باپ کو جواب دے دیا جاتا ہے سیاسی باپ کا بھی بن سکتے ہیں۔ جب قوم پٹھان۔ بلوچ۔ ڈوگرہ۔ مرہٹہ۔ کھتری۔ گوڑ۔ موہیال۔ جاٹ وغیرہ بتائی جائے۔ باپ کا نہ بننے والا یتیم ہوتا ہے جس کی زندگی کمزوری سے پُر ہوتی ہے۔ سیاسی باپ کو چھپانے والا ہندو نہیں ہوتا۔ جو ہندو نہیں بنتا۔ یعنی جو اپنی جاتی اور باشی پرگٹ نہیں کرتا۔ اس کو کوئی گورو یا پیر، سکھ یا مسلم نہیں بناتا۔ لہذا اب آپ فیصلہ کریں۔ کہ جتنے لیڈر ہندو